Heroes who fulfill their personal sense of destiny

سورما جو اپنی شخصی رویا کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں

The Doctrine of Mental Attitude Sins.

ذہنی رویہ کے گناہ

کے نظریہ کی تعلیم

(حصہ دوم)

نومبر 2010

مصنف: رابرٹ آر میک لاف لن

مترجم: پاسٹر پرویز رحمت مسیح

GRACE BIBLE CHURCH PAKISTAN

www.gbcpakistan.org

ذہنی رویہ کے گناہ
کے نظریہ کی تعلیم
(حصہ دوم)
نومبر 2010

ہم غور کرتے چلے آرہے ہیں کہ ہمارا ذہنی رویہ ہماری زندگی کے تمام شعبہ جات میں سب سے خطرناک ہے، بالخصوص خود اپنے ساتھ رکھا جانے والا ذہنی رویہ۔ خطرہ کی بات یہ ہے کہ بعض لوگوں کو جو کچھ ہونا چاہئے وہ خود کو اُس سے بھی اونچا خیال کرتے ہیں، رومیوں 3:12 ''میں اُس توفیق کی وجہ سے جو مجھ کو ملی ہے تم میں سے ہر ایک سے کہتا ہوں کہ جیسا سمجھنا چاہئے اُس سے زیادہ کوئی اپنے آپ کو نہ سمجھے......''۔

جبکہ کچھ لوگ خود کو اِس حوالہ کی سمجھ نہ رکھنے کی وجہ سے حقیر خیال کرتے ہیں
1 کرنتھیوں 10:15 ''لیکن جو کچھ ہوں خدا کے فضل سے ہوں......''

یہ پرانی انسانیت کی تاثیر رکھنے والی سوچ ہے کیونکہ گناہ، انسانی نیکی اور بدی آپ کی اسی سوچ سے صادر ہوتی ہے۔ ہمارے لئے اس جنگ کو پولس رسول نے رومیوں 7:14-25 میں انتہائی عجیب انداز سے بیان کیا ہے، کہ جہاں تک ہمارا خدا سے تعلق رکھنے کا معاملہ ہے ہم اس میں اور اپنے ساتھ رویہ دکھنے میں راستی سے بنے رہیں۔ ہم اپنے ذہنی رویہ سے ہی مناسب اقدامات کو پروان چڑھاتے ہیں، اور ذہنی

رویہ کی وجہ سے ہی ہم اکثر گناہ بھی کرتے ہیں۔

ہم گناہ کی غلام منڈی میں پیدا ہوئے، پرانی گناہ آلودہ فطرت کے غلام پیدا ہوئے اور اِس غلامی سے ہماری رہائی صرف ہماری نجات کے وقت ہی نہیں ہوتی بلکہ جب ہم مستقل مزاجی کے ساتھ شعور، روحانی تعلیمی ادراک اور عقائد کا اطلاق کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں یہ بات اِس طرح کے حوالہ جات سے جان سکتے ہیں 1 یوحنا 1:8-9

''اگر ہم کہیں (اقرار کریں) کہ ہم میں بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی (عقائدی تعلیم) نہیں۔''

1 یوحنا 1:9 ''اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں (نام اور پہچان کے ساتھ)، تو وہ ہمارے گناہوں (جانے پہچانے گناہ) کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی (انجانے گناہ) سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔''

یوحنا 8:32 کا اطلاق خدا کے منصوبہ کے مطابق پیشتر سے مقرر کردہ زندگی پر ہوتا ہے۔ ''اور سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی۔''

رومیوں 7:14 ''کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ شریعت تو روحانی ہے مگر میں جسمانی (گناہ کی سلطنت میں گناہ آلود فطرت رکھنے والا) اور گناہ (گناہ کی فطرت) کے ہاتھ بِکا ہوا ہوں۔''

کیوں؟

رومیوں 7:15-16 ''اور جو میں کرتا ہوں اس کو نہیں جانتا کیونکہ جس کا میں ارادہ کرتا ہوں وہ نہیں کرتا بلکہ جس سے مجھ کو نفرت ہے وہی کرتا ہوں۔ اور اگر میں اس پر عمل کرتا ہوں جس کا ارادہ نہیں کرتا تو میں مانتا ہوں کہ شریعت خوب ہے۔''

ایسی الجھن اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب آپ کو گناہ کی پرانی فطرت اپنے زیرِ اختیار لانا چاہتی ہے۔

رومیوں 17:7 ''پس اس صورت میں اُس کا کرنے والا میں نہ رہا بلکہ گناہ ہے جو مجھ میں بسا ہوا ہے۔''

یہی ٹھیک ذہنی رویہ ہے جو ہمیں اپنے ساتھ رکھنا چاہیئے۔ یہ اپنے تئیں راستباز ٹھہرانا یا جسمانیت کی بابت عذر نہیں ہے بلکہ ایک عجیب سچائی کی شروعات ہے جو ہمیں پرانی گناہ آلودہ فطرت یا پرانی خودی سے آزاد کر سکتی ہے۔ نئی روحانی صفات نے آ کر کلیسیا میں پرانی جسمانی یا نسلی صفات کی جگہ لے لی ہے۔ اگر ہمارا اپنے ساتھ رویہ غلط ہو گا، تو ہم دفاعی نظام میں الجھ کر رہ جائیں گے۔ دفاعی نظام خود کو چھپانے، جنگ سے دور رکھنے اور جان کے ایسے دباؤ سے بچنے کے لئے ہے جس سے پریشانی، تشویش، شدتِ جذبات، ڈر، خوف، فکر، اور جذباتی نوعیت کے دیگر گناہ جنم لیتے ہیں۔ اِن کی تشکیل ہر طرح کے ردِعمل، اپنی تشخیص کے فقدان ہر طرح کے اضطرابی سلوک، یا ہماری ناکامیوں کو دفن کر دینے کے لئے ہوئی ہے۔ اِن کے علاوہ بھی بے شمار دفاعی نظام لوگوں کے استعمال میں ہیں۔

<u>انکار</u> کی صورت وہ ہے جس میں کوئی شخص کسی باطنی سچائی کے کسی حصہ کو تسلیم کرنے میں ناکام رہے جو کہ دوسروں پر بالکل واضح اور صاف ہو، یہ سچائی کا جھوٹا ادراک یا احساس ہے۔ سچائی کا یہ جھوٹا ادراک بعض لوگوں کے لئے ضروری ہے کیونکہ وہ بہر صورت نیک بننا چاہتے ہیں، وہ اپنی دانست میں راستباز ٹھہرنا چاہتے ہیں، وہ

کبھی کسی بات میں غلطی نہیں کرتے ...... بلکہ اُنہیں ہمیشہ راست ہی رہنا ہوتا ہے امثال 30:11-14۔حلِ مشکلات کے آلات خدا نے اس لئے بنائے تھے کہ اِن مشکلات یا دفاعی حربوں سے نمٹا جا سکے۔انکار کرنے کا سدِ باب حلِ مشکلات کے آلہ نمبر 1 سے کیا جا سکتا ہے ،جس میں واپس پلٹنے شامل ہے اور اس کے ساتھ آلہ نمبر 4 جس کا تعلق فضل سے ہے۔

<u>ترکِ رفاقت یا دستبرداری</u> اُس وقت عمل میں لائی جاتی ہے جب کوئی شخص کسی صورت حال سے نمٹنا ہی نہ چاہتا ہو۔وہ بھاگ جاتے ہیں اور ایسے لوگوں کو چھوڑ دیتے یا دستبردار ہو جاتے ہیں جو صورت حال میں پھنسے ہوں۔ماحول کی تبدیلی، احباب، معاشرتی زندگی، نظام الاوقات، یا کوئی بھی چیز ہو لیکن مشکلات سے نمٹنا ہے۔ایسی بات کا مقابلہ حلِ مشکلات کے آلات میں سے آلہ نمبر 1، واپس پلٹنے کی تکنیک، آلہ نمبر 4 جس کا تعلق فضل سے ہے، آلہ نمبر 5، عقائدی تعلیم سے تعلق رکھنے والا، آلہ نمبر 8 یعنی تمام نوعِ انسانی سے غیر شخصی محبت سے کیا جا سکتا ہے۔

<u>جدائی</u>، اُس وقت عمل میں آتی ہے جب ہم اپنے آپ سے غلط رویہ رکھتے ہیں جس میں کوئی شخص اس لائق نہیں رہتا کہ اپنی زندگی کے اردگرد حقیقت میں رونما ہونے والی باتوں کا تجربہ پا سکے۔یہ بات محسوس کرتے ہوئے اپنی باطنی مشکلات سے چشم پوشی کرنا جن کی بابت یہ خیال ہو کہ ہم انہیں حل نہیں کر سکتے، انہیں اِس کا کچھ حصہ لاشعور کے کُوڑے دان میں ڈال دینا چاہئے تا کہ اِسے اپنی جان کے بقیہ حصوں سے دُور رکھ سکیں۔یسعیاہ نے اِس گناہ کی بابت یہ کہتے ہوئے بیان کیا ہے، یسعیاہ 44:20

''فریب خوردہ دل نے اس کو ایسا گمراہ کر دیا ہے کہ وہ اپنی جان بچا نہیں سکتا اور نہیں کہتا کیا میرے دہنے ہاتھ میں بطالت نہیں؟'' آلہ نمبر 3 ایمان کی مشق، اور آلہ نمبر 7 آسمانی باپ سے شخصی محبت اِس مشکل سے نمٹ سکتا ہے۔

خودنمائی ایسا عمل ہے جو اُس وقت سامنے آتا ہے جب ہم اپنے ساتھ ٹھیک رویہ نہیں رکھتے اور اپنے سارے گناہ، خطائیں اور ناکامیاں دوسروں کے سامنے ظاہر کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے وہ ہماری خطاؤں اور گناہوں سے دور بھاگتے ہیں اور ہم غلط ذہنی رویہ کی وجہ سے خود کو دوسروں میں ممتاز کرتے ہیں۔ اس سے جان میں ایسی مشکل پیدا ہوتی ہے جس سے ہم ایک ہاتھ میں روحانی عقائدی تعلیمات رکھتے ہیں اور دوسرے ہاتھ میں ناکارہ روحانی تعلیمات۔ ہم نے دیکھا کہ یوسف کے بھائیوں نے ایسا ہی گناہ کیا تھا، پیدائش 15:50 ''اور یوسف کے بھائیوں نے یہ دیکھ کر کے اُن کا باپ مر گیا کہنے لگے کہ یوسف شاید ہم سے دشمنی کرے اور ساری بدکاری جو ہم نے اُس سے کی ہے پورا بدلہ لے۔'' آلہ نمبر 4 جس کا تعلق فضل سے ہے، آلہ نمبر 8 سب انسانوں سے غیر شخصی محبت، سے ہی یہ مسئلہ حل ہو سکتا تھا۔

عقلی تاویل پسندی: ہم جانتے ہیں کہ عقلی تاویل پسندی ایسا دفاعی عمل ہے جو بائبل سے مطابقت نہیں رکھتا لیکن ہم ایسا محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں یہ کام کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس دفاعی حربے میں، ہم آسانی سے غصہ کا شکار ہو جاتے ہیں کیونکہ ہم دراصل اپنی نسبت خدا کے کلام کو زیادہ عزیز نہیں رکھتے، جیسا کہ زبور 165:119 میں کہا گیا ہے ''تیری شریعت سے محبت رکھنے والے مطمئن ہیں ان کے لئے ٹھوکر کھانے

کا کوئی موقع نہیں۔'' آلہ نمبر 1 واپس پلٹنے والا ہتھیار، آلہ نمبر 4 فضل سے تعلق رکھنے والا، آلہ نمبر 5 عقیدی تعلیمات پر مبنی، یہ سب اِس مسئلہ کو حل کر سکتے ہیں۔ ایسا ایماندار جو مثبت نگاہ سے دیکھتا ہے اُسے عقیدی تعلیمات ایسے معیار کے ساتھ فراہم کی گئی ہیں جو اُس کو سکھاتی ہیں کہ وہ گناہ آلودہ فطرت کے ایسے بندھن سے کس طرح آزاد ہو سکتا ہے۔

وہ جانتے ہیں کہ، رومیوں 7:23-25 ''مگر مجھے اپنے اعضا (گناہ آلودہ فطرت کی شریعت) میں ایک اور طرح کی شریعت (اصول) نظر آتی یہ جو میری عقل کی شریعت سے لڑ کر مجھے اس گناہ کی شریعت کی قید میں لے آتی ہے جو میرے اعضا میں موجود ہے۔ ہائے میں کیسا کمبخت آدمی ہوں، اس موت کے بدن (گناہ کی پرانی فطرت) سے مجھے کون چھڑائے گا؟ اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کا شکر کرتا ہوں۔ غرض میں خود اپنی عقل سے تو خدا کی شریعت کا مگر جسم (پرانی گناہ آلودہ فطرت جو جان کے زیرِ اختیار ہے) سے گناہ کی شریعت کا محکوم ہوں۔''

اس کے بعد یاد رکھیں کہ کلامِ مقدس کے اصل مسودہ میں یہاں باب ختم نہیں ہو جاتا پس رومیوں 8:1-2 ''پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں۔ کیونکہ زندگی کے روح کی شریعت نے مسیح یسوع میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا۔''

<u>باتوں کو نظر انداز کرنا</u> یا دبائے رکھنا ایسا دفاعی حربہ ہے جس میں ایماندار اس لائق نہیں رہتا کہ الجھا دینے والی شہوتوں، خواہشوں، احساسات، سوچ، یا ایسے

تجربات کو یادرکھ سکے یا آگاہ رہ سکے جن کا تعلق گناہ سے ہے۔ آلہ نمبر2، روح کی معموری، آلہ نمبر3، ایمان کا برما، آلہ نمبر4 فضل سے تعلق رکھنے والا، آلہ نمبر5 عقائدی تعلیمات سے تعلق رکھنے والا، یہ سب آلات اِس مشکل کوحل کر سکتے ہیں۔

پوشیدہ یا دبا کر رکھنا ایسا دفاعی حربہ ہے جس میں ہم جانتے بوجھتے الجھا دینے والی سوچوں، مشکلات، تجربات یا احساسات کو نظرانداز کرتے ہیں۔ حلِ مشکلات کا آلہ نمبر7 آسمانی باپ سے شخصی محبت، اور آلہ نمبر10 زندگی کے مشکلات کے ترجیحی حل کے طور پر مسیح کے ساتھ رفاقت ایمانداروں میں اِس مسئلہ کوحل کر سکتے ہیں۔

بدتشخیصی ایسی صورت ہے جہاں ہم اپنی اور دوسروں کی انتہائی منفی صفات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور دوسروں کو ہمیشہ کم تر جانتے ہیں۔ آلہ نمبر4 جس کا تعلق فضل سے ہے، آلہ نمبر8 تمام انسانوں سے غیر شخصی محبت، اِس مسئلہ کوحل کر سکتی ہے۔

معزولی ایسا حربہ ہے جو عمومی ذہنی شعور سے منسلک ہوتا ہے، جس کا اصل میں تعلق کسی اور شخص یا بات سے تھا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ہم اپنی کشتی، کار، یا جانور سے اس لئے محبت کرنے لگتے ہیں کیونکہ اُن کو کسی نے نقصان پہنچایا یا تکلیف دی تھی۔ آلہ نمبر5 یعنی عقائدی تعلیمات، آلہ نمبر6 اپنی منزل کا شخصی ادراک، اِس مسئلہ کوحل کر سکتا ہے۔ لبِ لُباب یہ کہ سوچ ہماری جان میں ایک میدانِ جنگ ہے۔ تاریخ کی بڑی جنگیں اُن جنگی میدانوں میں نہیں لڑی گئیں جہاں آدمی مرتے ہیں، سب سے بڑا

میدانِ جنگ تو وہ باتیں ہیں جو ہماری جان میں رونما ہوتی ہیں۔ ہمارا ذہنی رویہ ہمارے ظاہری جسمانی بدن پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ بدن جان اور ذہنیت پر اثر انداز ہوتا ہے، بالکل ایسے جیسے جان بدن پر اثر انداز ہوتی ہے (کلیہ جاتِ نفسیات)۔

امثال 8:3 ''یہ (عقائدی تعلیم کا روحانی ادراک) تیری ناف (اعصابی نظام) کی صحت اور تیری ہڈیوں کی تازگی ہوگی۔''

غور کریں کہ آپ کے خیالات یا ذہنی رویہ کس طرح سے آپ کے اعصابی نظام پر یا آپ کی ہڈیوں اور ظاہری جسم اور باطن پر اثر انداز ہوتا ہے۔

امثال 24:16 ''دلپسند باتیں شہد کا چھتا ہیں۔ وہ جی کو میٹھی لگتی ہیں اور ہڈیوں کے لئے شفا ہیں۔''

بات یہ ہے کہ اگر آپ اِسے تبدیل کرنا نہیں چاہتے۔ اگر آپ اِسے تبدیل نہیں کر سکتے، اپنا ذہنی رویہ تبدیل کریں۔ شکوہ مت کریں۔ اس کا مطلب ہے نئے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا، نئے مواقع سے فائدہ لینا، اور انجانے کے خلاف اپنے ذرائع کا جائزہ لینا، اور اس عمل کے دوران روح القدس کی قدرت سے اپنی بے مثال تاثیر اور خدا کے کلام کے اختیار کو دریافت کرنا۔ اسی لئے آپ کے کسی دن کے اچھے یا برے ہونے کی وجہ صرف اور صرف آپ کا رویہ ہے، خصوصاً جب آپ خود کو گھمنڈ اور بُرے خیالات سے بچائے رکھتے ہیں۔ ذہنی رویہ کی آزمائش کے دوران روحانی طور پر بالغ ایمانداروں کو بھی خطرہ لاحق ہوسکتا ہے کیونکہ اگر اُن میں نصیحت قبول کرنے اور اسے تسلیم کرنے کی خاطر خواہ حلیمی نہ ہوئی یہ بات اُن کو روحانی زندگی میں اٹھا کر باہر پھینک سکتی ہے۔ اگر ہم اُس وقت ہوشیار و بیدار نہیں ہوتے

جب ذہنی رویہ آزمائے جاتے ہیں تو ہم واپس اِس کائناتی نظام میں پلٹ سکتے ہیں اور اِس بات کا ہمیں علم تک نہ ہوگا۔

ہم جب بھی زندگی کے کسی مقصد کی طرف قدم بڑھاتے ہیں، بالخصوص خدا کے پیشتر سے مقرر کردہ نظام اور دائمی مقصد کی طرف، تو ہمیں ہوشیار اور بیدار رہنا چاہئے۔ یہ بیداری و ہوشیاری بااختیار سوچ میں سے صادر ہوتی ہے، غلامانہ سوچ سے نہیں۔ تاہم اگر ہم گھمنڈ کا شکار ہوں، تو

گلتیوں 3:6 ''کیونکہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو کچھ سمجھے اور کچھ بھی نہ ہو تو اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے۔''

امثال 12:26 ''کیا تُو اس کو جو اپنی ہی نظر میں دانا ہے دیکھتا ہے؟''

1 کرنتھیوں 1:8 ''اب بُتوں کی قربانیوں کی بابت یہ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم سب علم رکھتے ہیں۔ علم (عقائدی شعور) غرور پیدا کرتا ہے لیکن محبت ترقی کا باعث ہے (یعنی تعمیر کرتی ہے اور برباد نہیں کرتی)۔''

کیوں؟

کیونکہ حقیقی محبت بدی کا نہیں سوچتی! کسی شخص کے ذہنی رویہ میں حقیقی محبت ہو تو وہ صابر، مہربانی ہوتی ہے، اور وہ حسد نہیں کرتی، شیخی نہیں مارتی، گھمنڈ نہیں کرتی، نازیبا کام نہیں کرتی، اپنی بہتری نہیں چاہتی، غصہ نہیں کرتی، بے جا دکھوں کو حساب میں نہیں لاتی، ناراستی سے خوش نہیں ہوتی، بلکہ سچائی کے ساتھ خوش ہوتی ہے، سب چیزوں کی برداشت کرتی ہے، سب باتوں پر ایمان رکھتی ہے، اور سب باتوں میں ضبط رکھتی ہے (1 کرنتھیوں 13:4-7)۔

جب بات ذہنی رویہ کی آتی ہے تو ہماری زندگی کی راہوں کا تعین اُن باتوں سے نہیں ہوتا جو زندگی آپ تک لاتی ہے بلکہ اُن باتوں سے جو ذہنی رویہ سے آپ زندگی میں لاتے ہیں۔ ہماری زندگی کی راہوں کا تعین اُن باتوں سے نہیں ہوتا جو ہمارے ساتھ پیش آتی ہیں بلکہ اُن باتوں سے جن کا ہم اپنے ذہنی رویہ سے ردِعمل ظاہر کرتے یا رونما ہونے والے کاموں پر ردِعمل ظاہر کرتے ہیں۔

روحانی نظریہ اوراس کے نتیجہ میں بننے والا ذہنی رویہ انسانی تاریخ میں روحانی اختیار کے عظیم ترین دَل کا حصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اسے زندگی کی اور کسی بھی بات سے زیادہ اہم خیال کرتے ہیں۔ لوگ دوسروں کا تجزیہ اپنے زاویہ نگاہ سے کرتے ہیں، اُن کے بارے میں اپنے تاثرات قائم کرتے ہیں، اُن کی شخصیت، اُن کا سطحی جائزہ، اور جس کسی میں کامیابی کا جو بھی معیار ہو، جو کچھ کسی کو پسند ہو، جس چیز کی وہ اجازت دیتے ہوں، اور درحقیقت یہ سب باتیں ایسی نہیں ہیں جن کی کوئی اہمیت ہو۔ کئی ایماندار زندگی بھر اِس مزاحمت میں ہوتے ہیں جیسے کوئی دماغ اور جذبات سے سے عاری ہو۔ خواہ وہ کچھ نہ ہونے کی ہوس ہو یا اُن کی بے اطمینانی جن کے پاس بہت کچھ ہے، آج کے دور میں ایک عمومی بے قراری ہے جو ہر کسی اہم حقیقت پر منعکس ہوتی ہے: یعنی خداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والے زندگی کے روحانی تناظر کے محرکات میں ناکام ہو چکے ہیں۔ یہ بات آج کے زیادہ تر ایمانداروں کے بارے میں افسوس کے ساتھ کہی جاسکتی ہے جو میکاہ 12:4 میں بیان ہے کہ ''......وہ خداوند کی تدابیر سے آگاہ نہیں اوراس کی مصلحت کونہیں سمجھتیں......۔''

اہمیت کی حامل بات کسی کے دل میں پائی جانے والی الٰہی نظریہ کی قوت اور

زندگی پر اس الٰہی نظریہ کا اطلاق ہے۔ ہماری زندگی ہماری سوچوں جیسی ہی بنتی جاتی ہے، نہ ہے ہمارے احساسات جیسی۔ ہمیں روز بروز بائبل کی تعلیم میں بڑھنا ہے تا کہ ہماری سوچ الٰہی نظریہ بن جائے اور اس کے بعد لگا تار شعور، روحانی ادراک اور تعلیمات کے اطلاق میں داخل ہوتی رہے۔ آج شیطان کے پاس بے شمار گمراہیاں ہیں جو کہ اُن ایمانداروں کی سوچ کو مار دینے کے لئے تیار کی گئی ہیں جو نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں تا کہ وہ کُند ذہن اور ضعیف العقل ہو جائیں، اور زندگی بھر کسی ایسے جذباتی تجربہ کی تلاش کے لئے مزاحمت کرتے رہیں جو اُنہیں آگے چلا سکے۔ تاہم خدا نے کلیسیائی دور کے ایمانداروں کو ہر طرح کی قوت بخشی ہے کہ ''سوچ'' کے وسیلہ اس زندگی کی تمام مشکلات اور مسائل سے نمٹ سکیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے سامنے اس طرح کے چیلنج ہیں، 1 کرنتھیوں 13:10 ''تم کسی ایسی آزمائش میں نہیں پڑے جو انسان کی برداشت سے باہر ہو اور خدا سچا ہے۔ وہ تم کو تمہاری طاقت سے زیادہ آزمائش میں نہ پڑنے دے گا بلکہ آزمائش کے ساتھ نکلنے کی راہ بھی پیدا کر دے گا تا کہ تم برداشت کر سکو۔''

اوسط ایماندار تو یہ تک نہیں جانتے کہ خدا کی عظیم ترین قدرت کیا ہے یا کس طرح خدا نے سوچ کے وسیلہ اِسے ہم تک پہنچایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پاس عقائدی نظریاتی سوچ کی بجائے بے عقلی کے بے شمار جذباتی اعمال ہیں۔

اسی وجہ سے آج ہمارے پاس کلیسیا میں بے شمار مذاہب، شریعت پرستی اور ظاہر پرستی پائی جاتی ہے۔ آج بہت کم عقائدی تعلیم سکھائی جا رہی ہے۔ عظیم ترین قدرت روحانی ادراک کی سوچ کی صورت میں پہنچتی ہے اور دل کے خیالوں میں گردش

کرتی ہے جسے یونانی زبان میں ''Kardia'' کہا جاتا ہے۔سوچ کا یہ نظام بائبلی تعلیمی نظام کہلاتا ہے جس سے ذہنی رویہ میں روحانی نظریات پیدا ہوتے ہیں اور یہ خدا کے لازوال کلام کے مواد سے صادر ہوتے ہیں۔

بطور شخصیت آپ وہ کچھ ہیں جو آپ کی سوچ ہے، وہ نہیں جو آپ سطحی طور سے دکھائی دیتے ہیں، اپنے لباس اور آرائش جیسے نہیں ہیں۔ہمیں ویسے نہیں ہوتے جیسے ہم ظاہر میں دکھائی دیتے ہیں۔بعض لوگ اپنی سوچوں کو پوشیدہ رکھ سکتے ہیں اور بعض نہیں رکھ سکتے۔لوگ اپنی سوچ کو چھپا کر ریاکاری اور مکاری جیسے کاموں کے ماہر بن سکتے ہیں۔

زبور 21:55 ''اُس کا منہ مکھن کی مانند چکنا تھا پر اس کے دل میں جنگ تھی۔ اس کی باتیں تیل سے زیادہ ملائم پر ننگی تلواریں تھیں۔''

امثال 7:23 ''کیونکہ جیسے اس کے دل کے اندیشے ہیں وہ (وہ ''نفس'' ہے جس کے معنی ہیں روح) ویسا ہی ہے۔''

''نفس'' عبرانی زبان کا لفظ ''نفش'' ہے اور عمومی طور پر روح کے لئے ترجمہ کیا جاتا ہے۔عبرانی زبان میں پرانے عہد نامہ میں لفظ ''نفش''، یعنی نفس 754 بار آیا ہے۔

ہم توجہ مرکوز کرنے کے وسیلہ سوچتے ہیں۔توجہ کے مرکوز ہونے کا معاملہ زندگی میں آپ کی ترجیحات کا ہے۔توجہ مرکوز کرنا اس بات کی لیاقت ہے کہ جب آپ کو خدا کا کلام سکھایا جائے تو آپ اور کچھ بھی نہ سوچیں۔توجہ مرکوز کرنے سے بڑھ کر اور کوئی چیز آپ کو قوت عطا نہیں کرسکتی۔تاہم توجہ حرفِ آخر نہیں ہے، بلکہ یہ کسی عظیم تربات کا

وسیلہ ہے۔ ہم ایمان کے وسیلہ خدا کو تلاش کرنے کے اس طرح لائق ہو جائیں گے کہ پہلے کبھی ایسے متلاشی نہ رہے ہوں، اپنی عقل و دانش کے کاموں یا مشکل کاوشوں سے نہیں بلکہ اُس کی محبت کے وسیلہ جو ہمیں اُس کی طرف کھینچ لیتی ہے۔ چونکہ ہم اُس کے کلام کی باتوں پر مستقل بنیادوں پر توجہ رکھتے ہیں، تب وہ اُس معلومات کو ہمارے اندر لسانی مطابقت کے ساتھ گفت وشنید کے لئے استعمال کرتا ہے۔ یوحنا26:14 ''لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔''

روح القدس آپ کو وہ باتیں یاد نہیں دلائے گا جو آپ کی توجہ کی ہیں یا وہ حوالہ جات جو آپ کی یادداشت میں ہوں۔ مقصد یہ نہیں ہے۔ مقصد بائبل مقدس کا علم نہیں بلکہ خدا کے ساتھ شخصی تعلق ہے جو سمجھ سے بالاتر ہے۔

فلپیوں7:4 ''تو خدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے تمہارے دلوں اور خیالوں کو مسیح یسوع میں محفوظ رکھے گا۔''

افسیوں18:3-20 ''سب مقدسوں سمیت بخوبی معلوم کر سکو کہ اس کی چوڑائی اور لمبائی اور اونچائی اور گہرائی کتنی ہے اور مسیح کی اس محبت کو جان سکو جو جاننے سے باہر ہے تاکہ تم خدا کی ساری معموری تک معمور ہو جاؤ۔''

افسیوں20:3 ''اب جو ایسا قادر ہے کہ اس کی قدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے۔''

اوسط ایماندار خدا کی ''مطلق قدرت'' کے تعلق سے کچھ نہیں جانتے اور یہ کہ خدا کس طرح ہماری سوچوں کے ذریعہ اسے ہم تک پہنچاتا ہے۔ روحانی قدرت کے

پہنچنے کا دارومدار آپ کے ذاتی شعور، روحانی تعلیمی ادراک اور بائبلی تعلیم کے اطلاق پر ہے۔

زبور 78:119 ''مغرور شرمندہ ہوں کیونکہ انہوں نے ناحق مجھے گرایا۔ لیکن میں تیرے قوانین پر دھیان کروں گا۔''

امثال 17:10 ''تربیت پذیر زندگی کی راہ پر ہے لیکن ملامت کو ترک کرنے والا گمراہ ہو جاتا ہے۔''

بھرپور توجہ اور ذہنی سوچ کی صلاحیت کامیابی کے نشان ہیں۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنی زندگی میں بڑھائیں تاکہ وہ ہمیں اپنے ساتھ روحانی سفر میں اُن باتوں سے بھی کہیں آگے لے چلے جس کی بابت ہم نے کبھی تصور بھی کیا ہو۔ یہ ایسی باتیں جو کسی وقت ہمارے علمی شعور کی حریف ہوتی ہیں۔ خدا ہمیں اپنی طرف ہماری دانش سے نہیں کھینچتا۔ وہ خود کو جزوی طور پر ہماری عقل کے وسیلہ ظاہر کرتا ہے لیکن وہ روحانی انداز سے خود کو ظاہر کرتا ہے جسے ہم عمومی حالت میں سمجھ نہیں پاتے جب تک کہ ہم اِس میں سے رومیوں 4:2 جیسے حوالہ جات کی مدد سے نہ گذرے ہوں ''یا تُو اس کی مہربانی اور تحمل اور صبر کی دولت کو ناچیز جانتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ خدا کی مہربانی تجھ کو توبہ کی طرف مائل کرتی ہے؟''

یوحنا 26:14 ''لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔''

غور کریں کہ روح القدس آپ کو آپ کی یادداشت کی باتیں یا وہ حوالہ جات

یاد نہیں دلائے گا جو آپ نے حفظ کر رکھے ہوں۔ نہ ہی آپ کی انسانی علمی لیاقت اور متاثر کُن علم یا صلاحیت یاد دلائے گا بلکہ روح القدس اپنی خدمت کے وسیلہ یاد دلائے گا۔ تا کہ وہ شخص بھی جو کم علمی صلاحیت رکھتا ہو، جس میں توجہ مرکوز کرنے اور خدا کا کلام سیکھنے کی لیاقت کم ہو وہ بھی بوقتِ ضرورت خدا کے پاک روح کے وسیلہ اپنی یادداشت میں ایسی باتیں لا سکے۔

ہم باطنی زندگی، گہری زندگی یعنی روحانی زندگی کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

یاد رکھیں کہ خداوند نے متی 33:6 میں کہا کہ ''پہلے تم اُس کی (خدا کی) بادشاہی کی تلاش کرو۔''

لوقا 21:17 میں یہاں تک کہا گیا ہے کہ ''دیکھو خدا کی بادشاہی تمہارے درمیان ہے۔''

خدا باپ آپ کے اندر ہے، یوحنا26:17، خدا بیٹا آپ کے اندر ہے، یوحنا20:14، پاک روح آپ کے اندر ہے، یوحنا27:14۔

بادشاہی آپ کی روح اور خدا کے ساتھ آپ کے تعلق میں پائی جاتی ہے جو کہ اُس کے کلام پر توجہ مرکوز کرنے اور مناسب ذہنی نظریاتی رویہ کے وسیلہ آپ میں پروان چڑھتی ہے۔ افسیوں 19:3 ''اور مسیح کی اُس محبت کو جان سکو جو جاننے سے باہر ہے تا کہ تم خدا کی ساری معموری تک معمور ہو جاؤ۔'' ہماری انسانی سوچ اور ہمارا دل کبھی بھی خدا کی معموری تک بھرپور نہیں ہوسکتا، تاہم ہماری انسانی روح ایسا کرسکتی ہے۔ انسانی روح انسان کے اندر غیر مادی حصہ ہے جسے خدا نے روحانی ظہور کے استعمال کرنے، سنبھال لینے اور منتقل کرنے کے لئے تشکیل دیا ہے۔ آپ کی انسانی

روح میں ایسی باتیں رونما ہوتیں ہیں جن کی بابت آپ جان اور ذہنیت تصور بھی نہیں کر سکتے۔

اسی لئے عبرانیوں 12:4 میں کہا گیا ہے کہ ''کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور موثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے کو جدا کر کے گزر جاتا ہے۔''

جب آپ حقیقی طور سے اپنے اندر خدا کی بادشاہی کی تلاش کرتے ہیں تو بہت کم وقت میں یہ بادشاہی آپ کے سامنے واضح ہو جاتی ہے۔ آپ کی دعائیہ زندگی آسان ہو جاتی ہے، اور خدا کی حضوری حقیقی بن جاتی ہے اور اسے پہلے سے بھی زیادہ محسوس کر کے خوش آمدید کہا جاتا ہے۔

مرقس 26:4-27 ''اور اُس نے کہا خدا کی بادشاہی ایسی ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں بیج ڈالے، اور رات کو سوئے اور دن کو جاگے اور وہ بیج اس طرح اُگے اور بڑھے کہ وہ نہ جانے۔''

ہم نہ تو ہر ایک بات کو واقع ہوتے دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی ساری رونما ہونے والے تبدیلیوں کو، لیکن ہم جانتے ہیں کہ کچھ تبدیلی ہوئی ہے۔

فلپیوں 6:1 ''اور مجھے اس بات کا بھروسا ہے کہ جس نے تم میں نیک کام شروع کیا ہے وہ اُسے یسوع مسیح کے دن تک پورا کردے گا۔''

فلپیوں 13:2 ''کیونکہ جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کے لئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے۔''

ہمیں اختتام پر یہ اخذ کرنا ضرور ہے کہ یہ تبدیلیاں ہمارے ذہنی رویوں میں از

خود واقع نہیں ہو رہی بلکہ ہماری روح میں اس انداز سے رونما ہوتی ہیں جو انسانی سمجھ سے بالاتر اور ناقابلِ بیان ہیں اور انسانی ذہن یا جان کی سمجھ سے باہر ہیں۔